مطبوعات

عنایات: پروفیسر عنایت علی خاں۔ ناشر: نت کمٹ پبلی کیشنز حیدر آباد (پاکستان) سفید کاغذ پر طباعت مناسب، سرورق دبیز چکنا رنگین، صفحات ۱۲۰، قیمت ۳۶ روپے۔

کلی کھلنے کو ہوتی ہے تو زمین اسے تیار شدہ بناتی جوہر دیتی ہے، سورج کی شعاعیں اس کے عروق میں سیالِ رواں کے لیے قوتِ محرکہ مہیا کرتی ہیں، نسیم سحرا سے تقسیم کا ہنر اور نزاکت کی ادائیں اور سبق سکھاتی ہے، شبنم پودے کے پتوں کو دھو دھو کر اس قابل بناتی ہے کہ وہ ہوا میں سانس لے سکیں اور اندر سے آکسیجن گیس خارج کر سکیں، اور یہ عمل پورے نظامِ ہضم کو جاری رکھتا ہے۔

پروفیسر عنایت علی خاں کے مجموعہ کلام کے ساتھ یہی ہوا۔ کلی کھلنے کو تھی، کہیں سے مصارف کا انتظام ہوا، کسی نے کتابت کی ذمہ داری سنبھالی، کہیں طباعت کا بندوبست ہوا، کسی نے سرورق پر مو قلم چلایا، اور اتنی "عنایات" کے نتیجے میں کلی کیا کھلی، گویا پورا گلستان ہی رونما ہو گیا۔ انسانی قدروں کے قسائیوں کے اس زمانے میں ایسے لوگ باقی ہیں جن کے دل کسی شعر کے برگِ گل سے کٹ سکتے ہیں۔

پروفیسر صاحب کی شاعری میں سنجیدہ عنصر اور مزاحیہ جزو، دونوں پائے جاتے ہیں۔ سنجیدہ کلام کی ایک مثال ۔

مجھے تو نے جو بھی ہنر دیا، بہ کمالِ حسنِ عطا دیا
مرے دل کو حبِ رسولؐ دی، مرے لب کو ذوقِ نوا دیا
(حمد)

پوری نظم بڑی شاندار ہے۔

مزاحیہ کلام کی مثالیں ۔

اور اس دولھا کا قصہ آپ نے بھی تو سنا ہوگا　اسے جب آر سی مصحف کی خاطر گھر میں بلوایا
کہ لڑکا اندر آئے اور دلہن دیکھ لے چرا　تو دروازے پہ پہنچا اور یہ کہہ کر پلٹ آیا
ذرا یہ ورلڈ کپ ہولے' تو اس کے بعد دیکھیں گے
(ورلڈ کپ)

ماتحت افسروں کو مکھن لگا رہے ہیں　مکھن لگا لگا کر الو بنا رہے ہیں
تعریف کر رہے ہیں' پانی چڑھا رہے ہیں　افسر پھسل پھسل کر شیشے میں آرہے ہیں
مکھن لگاؤ بھیا! مکھن سے کام ہوگا

بیوی اگر ہو خفا مکھن لگا کے دیکھو　فرضی محاسن اس کے دو اک گنا کے دیکھو
دو ایک حاشیے پھر ان پر چڑھا کے دیکھو　جھٹ مسکرا پڑے گی' تم آزما کے دیکھو
مکھن لگاؤ بھیا! مکھن سے کام ہوگا

کہا جو سیٹھ نے جھلا کے ایک سائل سے　کہ اب تو کھال بھی اللہ کے نام دے دی ہے
تو گائے بولی یہ ڈکرا کے ڈپ فریزر سے　مجھے تو تُو نے بجائے دوام دے دی ہے
(بقرعید)

"اندیشے" سے بھی لطف لیجیے:

کلمہ پڑھتے ہوئے بھی ڈرتے ہیں　کہیں اس کو خبر نہ ہو جائے
یعنی ایماں قبول دل سے ہمیں　وہ "بش" آزردہ گر نہ ہو جائے
(اندیشے)

یہ چند اشعار اس مجموعہ کلام کی پوری لطافتوں اور دلچسپیوں کو سامنے نہیں لا سکتے۔ بہرحال ہماری رائے میں جہاں سنجیدہ کلام میں عنایت صاحب کا رنگ الگ سا نکھر رہا ہے' وہاں ان کے موضوعاتِ مزاح' موادِ مزاح اور طرزِ مزاح شاعری میں دوسروں سے مختلف طرز کا ہے۔ یعنی معاصرانہ نقالی کے عیب سے شاعر پاک ہے۔ (ن ۔ ص)